

سلطنت عشق  
دی ڈارک سائیڈ آف پرنس  
از قلم: صالحہ اقبال  
قسط نمبر: 05



ایزایوسف واپس سلطنت پہنچ چکے تھے جب سے وہ پہنچے تھے وہ  
گاڑی میں ہی بیٹھے ہوئے زارا کے آنے کا انتظار کرتے ہیں

میرا نزارا کو لیے تھوڑی ہی دیر بعد سلطنت پہنچ چکا تھا زارا پورے  
 راستے خاموش رہتی ہے میرا ن کے بار بار بدلے لہجے سے اسے ڈر کے  
 رہا تھا پر وہ اپنا ڈر بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے لبوں پر  
 کفل لگائے وہ اپنی سانسیں اپنی دھڑکنوں تک کو کنٹرول کرنے کی  
 کوشش کیے ہوئے تھی جیسے میرا ن اسے لے کر سلطنت پہنچتا ہے زارا  
 فوراً سے گاڑی سے باہر نکلے سلطنت کے اندر داخل ہونے لگتی ہے کہ  
 یوسف جلدی سے اسے دیکھ اپنی گاڑی سے باہر نکلتا بنا کچھ بولے  
 زارا کا ہاتھ پکڑے اسے گاڑی میں اندر کی جانب کرتا ہوا

گاڑی کا دروازہ بند کرتا سلطنت کو دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتا ہے کہ  
 اتنے میں اس کی نظر گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر سوار میران پر  
 جاتی ہے جیسے دیکھ یوسف احتراماً اپنے بھائی کے سامنے سر  
 جھکا جاتا ہے جس کو دیکھ میران بھی گاڑی کی سیٹ سے سر ٹیکاتا  
 ہوا گہری سانس لیتا ہے۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد زار اپنے پہلے والے کپڑے پہننے گاڑی سے نکل کر سب  
 گارڈز کی نظروں سے چھپتے چھپاتے ہوئے سلطنت کے درانی والے  
 حصے میں داخل ہوتی ہے باہر سے وہ سب کی نظروں سے بچ گئی تھی

پر اندر نہیں بچ پاتی ہے ایزاکے دیے ہوئے کپڑے تو بدل لیتی ہے پر  
اس کا کیا ہوا میک آپ نہیں اتار پاتی ہے۔

دبے دبے قدموں سے درانی حصے میں داخل ہو ہی رہی ہوتی ہے کہ آگے  
بڑھتے ہوئے قدم اچانک سے رک جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ گرنے  
والی ہوتی ہے پر اپنے آپ کو سنبھالے وہ سانس روکے بت بنے کھڑی  
ہو جاتی ہے کیونکہ سامنے اس کی منہا درانی اپنے دونوں ہاتھ کمر پر  
باندھے ہوئے غصیلی نظروں سے زارا کے وجود کو دیکھ رہی ہوتی ہیں

زارا اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے ایک ہی جگہ ساکت کھڑی  
رہتی ہے پر منہاد رانی اپنی کمر سے ہاتھ ہٹائے زارا کی طرف بڑھتی  
ہیں اور بنا وقت گنوائے اسے کچھ کہنا کا موقع دیے ایک زوردار تھپڑ  
زارا کے منہ پر دے مارتی ہیں جس کی گونج اتنی تیز تھی کہ حال  
میں زارا اور منہاد رانی کی علاوہ کام کرنے والے لوگ سنتے  
ہوئے رک جاتے ہیں

پر کسی کی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ زارا اور منہاد رانی کو دیکھ  
سکے سب اسی پل واپس سے اپنے کاموں پر لگ جاتے ہیں۔۔

منع کیا تھا ہم نے آپ کو ان لوگوں سے دور رہنا پھر کیوں ہر وقت  
ہمارا دل چھلنسی کرتی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

منہا درانی زارا کے چہرے کو ٹھوڈی سے پکڑے ہوئے اس کے چہرے پر  
اپنی انگلیوں کے نشان دیکھتے ہوئے غصے میں کہتی ہیں۔۔  
جو ابازار کچھ نہیں کہتی ہے بس نم آنکھوں سے اپنی ماں کو  
دیکھتی رہتی ہے۔

ایک آنسوؤں نہیں نکلنا چاہیے آنکھوں اگر نکلا تو آپ کی جان لینے  
سے پہلے ہم سوچیں گے نہیں "چہرے کو چھوڑتے ہوئے غصے میں ہی کہتی ہے۔



ہم بڑوں کے ساتھ نہیں ہوتے ہیں ماما ہم ان کے بچوں کے ساتھ تھے  
ہم ایزا اور یوسف کے ساتھ تھے آپ انہیں کس چیز کی سزا دے رہی  
ہیں اور ہمیں بھی سارا دن تو ہم آپ کی نظروں کے سامنے قیدی بنے  
رہتے ہیں آپ نا کسی کو ہم سے بات کرنے دیتی ہے نا دیکھنے دیتی  
ہیں ہم کیا کریں اتنی بڑی سلطنت میں تنہا۔۔۔!!!  
زارا روتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہتی ہے۔  
بہت تنہا ہو رہی ہیں آپ یہاں تو مبارک ہو ہم نے آپ کی تنہائی کو دور  
کرنے کا توڑ ڈھونڈ لیا ہے۔۔

منہا ورانی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہیں ان کی بات پر زارا  
حیرانگی سے ان کی طرف دیکھتی ہے۔

پر سوں نکاح ہے آپ کا۔۔۔!!! منہا ورانی پر سکون انداز میں کہتی ہیں۔۔  
آپ ایسا نہیں کر سکتی ہیں آپ میری زندگی کے ایسے فیصلے نہیں کے  
سکتی ہیں ماما مجھے نہیں کرنا کسی سے بھی نکاح۔۔۔!!!  
زارا اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔  
میں لے سکتی ہوں 4 دن ہیں آپ کے 18 سال کے ہونے میں جب تک  
آپ 18 کی نہیں ہوتی ہیں



آپ کی زندگی کا ہر فیصلہ کرنے والی میں ہوں اور یہ فیصلہ ہم کر چکے ہیں  
اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتی ہیں۔

پر ماما۔۔۔

اب کوئی دوسری بات نہیں۔ زارا بولنے لگتی ہے کہ غصے میں گھورتی  
ہوئی اپنے دانت پیستے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی دروازے کے باہر  
کھڑے گارڈز کو زور سے آواز دیے اندر بلاتی ہیں۔۔۔"

شہزادی کو کمرے میں لے جائیں اور کڑی نظر رکھیں ان پر اگر یہ  
کمرے سے کہیں غائب ہوئی

تو آپ لوگوں کو دنیا سے رخصت ہم اپنے ہاتھوں سے کریں گے۔۔  
زارا کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے اٹل لہجے میں کہتی ہے۔  
ماما ہم نے نہیں کرنی ہے شادی ہم نہیں کریں گے۔۔!! زارا اگر گڑاٹانے لگتی  
ہے کہ دو گارڈز اسے بازوؤں سے بازوؤں سے پکڑے ہوئے دوسری منزل  
پر زارا کو زارا کے کمرے کی طرف لیے بڑھتے ہیں زارا کو کمرے میں  
بند کیے اس کے دروازے کو باہر سے کنڈی لگائے دروازے کے باہر  
کھڑے ہو جاتے ہیں کمرے کی کھڑکی پہلے ہی منہا درانی لوک  
کر و اچکی تھیں اب دروازہ بھی بند ہو گیا تھا۔۔!!



ہالے تم تیار ہو گئی۔۔۔؟؟؟ ڈارک پنک کلر کے شورٹ ڈریس پہننے ہوئے  
 بالوں میں کرل چھوٹی چھوٹی سی جیولری پہننے ہوئے بنا دروازے  
 پر دستک دیے شفق کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھتی ہے اور  
 پوچھتے پوچھتے خاموش ہو جاتی ہے کیونکہ اس کی نظر سامنے  
 اسکرین پر نظر آتی ہوئی بگاتی کی بلڈنگ کے جل کر راکھ ہونے والے  
 خبر پر ہوتی ہے۔

نیوز کی آواز اتنی بلند تھی کہ دور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی  
 بلیک کلر کے لونگ گاؤن میں ملبوس

چہرے پر گولڈن کلر کالائٹ سامیک آپ کیے ہوئے کانوں میں واٹمنڈ کے آئیرنگ  
 پہنتے ہوئے پر سکون سی بیٹھی ہوئی ہالے کے کانوں میں باسانی پہنچ رہی تھی۔  
 نیوز سنٹے ہوئے شفق کے پیروں تلے زمین بھی نکل گئی تھی کیونکہ  
 شفق اور رومان کو بھی اس بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔

اتنی حیران کیوں ہو رہی ہو۔؟؟ ہالے دوسرے کان میں آئیرنگ پہنتے  
 ہوئے شفق کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔  
 یہ وہ۔۔؟؟؟ شفق آسکرین پر بلڈنگ جلانے والے کی نیوز میں نام کو  
 سنٹے ہوئے بوکھلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جس کام کی شروعات میں کرنا چاہتی تھی وہ اس نے خود کر لی ہے  
اس بات پر حیرانگی نہیں جشن منانا بنتا ہے۔۔

ہالے ڈریسنگ ٹیبل پر ہاتھ رکھے کھڑی ہوتے ہوئے کہتی ہے۔  
تم نے جان بوجھ کر وہ کمپنی خریدی جبکہ تمہیں گاڑیاں پسند نہیں ہیں۔۔؟؟  
شفق بے حد حیرانگی سے پوچھتی ہے۔  
ہاں "مختصر سا جواب دیتی ہے۔

"وجہ۔۔؟؟" ہالے کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے  
پوچھتی ہے۔

بادشاہ کو اپنا غلام بنانا ہے اپنے قدموں میں گرانا ہے تو بڑی رقم دے  
 کر اپنا صدقہ اتارنا تو بنتا ہے بری نظر لگ گئی مجھے پھر "  
 ہالے چہرے پر ٹیڑھی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتی ہے اور ایک آخری  
 بار خود کو آئینہ میں نظر بھر کر دیکھتی ہے۔۔  
 اب کیا کرو گی اتنے نقصان کی بھرپائی کیسے ہو گی۔۔؟؟  
 شفق اسے اپنی طرف آتا دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔  
 حاتم آج تک کبھی سلاخوں کے پیچھے نہیں گیا ہے نا۔۔؟؟



ہالے کہتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجائے شفق کو کراس کرتے ہوئے  
بنا ایل ای ڈی کو بند کیے اپنے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔

Crazy women..!!

ہالے کے نکلتے ہی شفق جلتی ہوئی عمارت کو دیکھتے ہوئے گردن  
جھٹکتے ہوئے کہتے ہوئے باہر نکل جاتی ہے اور ہالے اور حال میں تیار  
کھڑے بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس رومان ہے ساتھ مل  
کر قدم سے قدم ملاتے ہوئے وہ تینوں حویلی سے باہر نکل جاتے ہیں  
اور آورڈ شو کو اٹینڈ کرنے کے لیے بڑھتے ہیں۔!!



ایک نئی صبح کا آغاز ہو گیا تھا پر دن کی طرح پر سکون اور  
خوشگوار صبح کا آغاز پر یہ کس کس کے پر سکون ہونے والا ہے اور  
کس کے لیے نہیں یہ تو وقت بتائے گا۔

صبح کے 11 بج رہے تھے زارا کو رات سے کمرے میں بند کیا ہوا تھا  
جس کی خبر کسی کو بھی نہیں تھی میرا رات واپس سلطنت آیا  
ہی نہیں گا زارا کی باتوں نے اس کا غصہ اس قدر بڑھایا ہوا تھا کہ  
سلطنت آنے سے وہ ٹھنڈا نہیں ہونے والا تھا

میران کا غصہ ٹھنڈا کرنے کا ایک ہی طریقہ ہوتا ہے جو ہر بار اپناتا ہے  
 اور وہ کچھ اور نہیں باکسنگ کا کھیل ہوتا ہے جس میں باکسنگ کم  
 اور خون زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ ملک کے ان لوگوں کے ساتھ کھیلتا  
 ہے جو زندہ رہنے کے لائق نہیں ہوتے ہیں۔۔

ابھی بھی وہ پوری رات کی پارٹی کو ختم کیے صبح کے 7 بجے سے  
 ایک پرانی سی عمارت جو زیادہ پرانی نہیں تھی لیکن وہ کسی  
 استعمال کے قابل بھی نہیں تھی اس عمارت کی دوسری منزل کے  
 درمیان کے ایک کمرے میں موجود ڈریسنگ ٹیبل کے

شیشے کے سامنے پڑے اسٹول پر بلیک کلر کے ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے بیٹھے ہوئے  
 اپنے ہاتھوں پر پٹیاں باندھ رہا ہوتا ہے کیونکہ رینگ میں اس کے نام  
 کا اعلان ہونے لگا تھا میرا سلطان کو مونا کو کاہر فرد جانتا تھا  
 لیکن حقیقت میں وہ کیا ہے وہ صرف رنگ میں موجود لوگ اور اس  
 رنگ میں موجود شخص کو دیکھنے والے باہر کے ڈھیروں کی تعداد میں  
 موجود لوگ تھے جو رنگ میں ہر بار نئے طریقے سے اپنے سامنے  
 کھڑے اپو نیٹ کو مات دیتا تھا اس کے جسم کی ہڈیاں توڑ دیتا تھا  
 لیکن اس کو مارتا نہیں تھا۔

میراں یہاں آتا کم تھا لیکن جب بھی وہ یہاں سے تھا اپنا غصہ ٹھنڈا  
کیے بغیر نہیں جاتا تھا۔۔

اس وقت بھی رینگ میں کھڑے اس کھیل کو کھیلانے والے آدمی بلند  
آواز میں "ڈیمین" نام کی رٹ لگائے کمرے میں بیٹھے ہوئے میراں کو  
پکار رہے ہوتے ہیں جو اپنے ہاتھوں پر پٹی باندھ چکا ہوتا ہے اور اپنے  
نام کی اپنے رینگ نام کی آواز سنتے ہوئے کمرے سے باہر جانے کے لیے  
قدم بڑھاتا ہے چند قدم ہی آگے بڑھتا ہے کہ

وہ دوسری منزل کی رینگ سے نیچے رینگ کے ارد گرد موجود

لوگوں کی نظروں میں آ جاتا ہے

میران کو دیکھ رینگ کے ارد گرد اور دوسری منزل پر کھڑے لوگ

خوشی سے بھرپور لہجے میں چخیں مارنے کے جاتے ہیں۔۔ اس

پرانی عمارت میں اس وقت موجود ہر شخص میران کی حقیقت سے

واقف ہو کر بھی ناواقف تھا۔۔

میران کو سب جانتے تھے کیونکہ وہ مونا کو کا بادشاہ تھا پر اس

عمارت میں سب اسے مونا کو کے دوسرے بادشاہ کی حیثیت سے نہیں



بلکہ ایک "ڈیمین کی حیثیت سے جانتے تھے کیونکہ یہاں ہر شخص  
 ایسا ہی تھا پیسے کے لیے مر جانے والا لوگ جیت کے لالچ میں اس  
 جھیل کا حصہ بنتے ہیں اور "ڈیمین میراں سلطان اپنے غصہ کو ٹھنڈا  
 کرنے کے لئے پہلے اپنے سامنے کھڑے شخص کو اپنے غصہ کی آگ میں  
 اس قدر مارتا ہے کہ وہ کسی قابل نہیں رہ پاتا ہے جب اپنے غصہ کی  
 آگ کو ٹھنڈا ہوتا محسوس کرتا ہے پھر سامنے لاش ہوتے شخص کو  
 دیکھتے ہوئے اسے چھوڑ کر اسے رینگ سے ہسپتال اور ہسپتال میں  
 داخل کروا کر اس کی سارے اخراجات کو مکمل کرتا ہے

جتنے پیسے اسے رینگ میں میچ جیتنے پر ملنے والے تھے اس کے  
 دو گنے پیسے دے کر وہ ان کا منہ بند کروا دیتا تھا آج بھی وہ اپنے  
 غصہ کو ٹھنڈا کرنے کے سب لوگوں کی نظروں کا مرکز بنتے ہوئے  
 رینگ میں اتر چکا تھا رینگ میں آتے ہی وہ اپنی شرٹ اتار وہاں میچ  
 شروع کروانے والے شخص کو پکڑتا ہے 6 فٹ سے نکلتا قد چوڑی  
 کسرتی گوری باڈی جس پر پسینہ ابھی آہی رہا تھا

پیٹ پر بنے 6 پیک ایٹس موٹے موٹے ڈولے ڈیمن کو دیکھتے ہی اسکے سامنے کھڑی  
 اسی جیسی باڈی جیسا آدمی ہار کو اپنا مقدر سمجھتے ہوئے ڈر کا گھونٹ حلق سے نیچے اتارتا ہے۔

ایک دم خاموش کولڈ خون اترتی ہوئی نظروں سے اپنے ہاتھوں سے  
 نظریں ہٹائے میراں اس آدمی کی طرف دیکھتا ہے میراں کی نظریں  
 اٹھتی ہے اور میچ کو شروع کروانے والا سیٹی بجاتے ہوئے میچ کا  
 آغاز کرتا ہے۔

میچ شروع ہوتا ہے دونوں اپوینٹ ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے ہوئے  
 دود و قدم پیچھے کی طرف بڑھاتے ہیں اور اپنی پوزیشن پر کھڑے  
 ہوتے ہیں میراں اپنے دونوں ہاتھوں کی مضبوطی سے مٹھیاں  
 بھینچتے ہوئے اپنے مکے بنائے ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اٹھاتا ہے

اور سامنے والے کی ہر حرکت کو باغور دیکھتے ہوئے اس کے پہلے قدم  
 اٹھانے کا انتظار کرتا ہے سامنے والا آدمی جیسے ہی میران کی طرف  
 بڑھتا ہے وہ سیدھے ہاتھ کا مکہ دیکھاتے ہوئے اٹے ہاتھ کا مکہ بنائے  
 میران کو مارنے لگتا ہی ہے کہ میران اس کی حرکت کو دیکھتے ہوئے اپنی  
 طرف آتے ہوئے اس کے مکہ پر اپنا مکہ زور سے مار کر اس کو روکے  
 اب خود اپنے سیدھے ہاتھ کا مکہ اس کی پسلیوں کی طرف لیے بڑھتا  
 ہے ایک زوردار مکہ اس کی پسلیوں پر مارتا ہے اور سامنے والے کو  
 زمین بوس کر دیتا ہے پر وہ رکتا نہیں ہے۔۔۔

ہارتا نہیں ہے پھر میرا ان کے سامنے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور پھر اس پر وار  
 کرنے کی کوشش کرتا ہے ہر بار کے وار پر وہ چوٹ کھائے زخمی ہوئے  
 زمین پر بار بار گرتا ہے جب تک اس میں سانس باقی ہوتی ہے وہ لڑتا  
 رہتا ہے خون میں تر ہوئے اپنے ہڈیوں کو زخمی کروائے اپنی آخری  
 سانس لیے آدمی سر کے بل گرتا ہے کہ میرا ان اس پر وار کرنا بند کرتا  
 ہے خود بھی پسینے میں شرابور ہو چکا ہے سانسیں اٹھل پھل  
 ہو چکی تھیں لیکن غصہ اب بھی ختم نہیں ہوا تھا ڈیمن گہری گہری  
 سانسیں لیتے ہوئے اس آدمی کو دیکھتا ہے

اور دو آدمیوں کو رینگ

کے اندر آنے کا اشارہ کیے اس آدمی کا ہسپتال کے جانے کا کہتا ہے۔۔  
 ڈیمین نے اپنے لیے کوئی آسٹینٹ نہیں رکھا ہوا تھا لیکن وہ ظاہری  
 دنیا میں تھا حقیقت میں جو اس کا دوست اس کا ساتھی کارگل  
 یلماس تھا جو اس کے لیے وقت پڑنے پر دوست اور ضرورت پڑنے پر  
 اس کے اہم کاموں کا پورا کرنے والا اس کا آسٹینٹ بن جاتا تھا  
 کارگل کو ایک کامیاب شخص بنانے والا میران جو تھا کارگل میران  
 کو اس رینگ میں ہی ملا تھا



کارگل کو میچ میں ہر بار جیتے دیکھ کر میرا نے اسے اپنے ساتھ  
اپنے کام میں حصہ دار بنالیا تھا واٹن کی برانچ جو میرا نے کھولی  
تھی اس کی حفاظت کی ذمہ داری کارگل کی ہوتی تھی۔۔  
اس وقت بھی کارگل حال میں داخل ہونے والے دروازے میں کھڑا  
ڈیمین کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور اپنے آدمیوں کو اس بے جان آدمی کالے  
جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔



آدھے دن کا وقت ہو رہا تھا سلطنت میں آج خاموشی چھائی ہوئی  
 تھی کیونکہ آج حاتم سلطنت میں موجود تھا اس کی موجودگی  
 میں کوئی سانس لے اور اس کی آواز آئے تو وہ سانس اس کے لیے  
 موت کا باعث بن سکتی تھی کیونکہ حاتم کے موڈ کی کسی کو کوئی  
 خبر نہیں ہوتی ہے وہ بن موسم برسات جیسا ہوتا ہے مونا کو میں اس  
 کا قہر کبھی بھی کسی بھی وقت برس سکتا تھا اس لیے سب اپنی  
 سانسوں کو حدود میں استعمال کرتے تھے۔۔

سوائے اس کے اپنے بھائی بہن کے جو اس وقت سلطنت کی دوسری  
 منزل جہاں سفید رنگ کے پردے ہی پردے تھے جو ہوا سے لہرائے  
 جارہے تھے ان پردوں کے درمیان میں کھڑی ہوئی سفید رنگ کے  
 پیروں تک آتے ہوئے سفید کلر کے گاؤن میں ملبوس جس کی بازوؤں  
 اس کی ہتھیلیوں تک تھی شروع کے آگے کے بالوں میں فرنیچ، سیر  
 اسٹائل بنائے ہوئے چہرے پر سوفٹ سامیک آپ کیے ہوئے ہاتھ میں  
 تلوار پکڑے ہوئے ایزا اپنی تلوار بازی میں مصروف تھی

جبکہ اس کے ساتھ سفید رنگ کے ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے ہاتھ میں  
 پکڑے ہوئے جس کی نوک زمین پر ٹیکائے ہوئے لکڑی کے صوفے پر  
 بیٹھے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے مسلسل تلوار کو ہاتھ میں  
 گھوماتے ہوئے یوسف کی نظر سلطنت کے درانی حصے میں دوسری  
 منزل سے زارا کے کمرے کی ہلکی ہلکی سی دیکھتی ہوئی جھلک  
 جس کے باہر دو گارڈز کھڑے ان پر ٹیکی ہوئی تھی۔  
 خاموش کولڈ نظروں سے لگاتار زارا کے کمرے پر نظریں جمائے ہوئے  
 یوسف کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

اتنا مت سوچوں ہفتے میں ایک دن زار کی زندگی میں ایسا ضرور آتا  
 ہے جس دن وہ چار دیواری میں قید کر لی جاتی ہے۔ ایزا بنایوسف  
 کی طرف دیکھے ہوئے اپنی تلوار بازی کرتے ہوئے کہتی ہے۔  
 زار اکوہر بار ہم سے ملاقات کرنے کی سزا کیوں دی جاتی ہے یہ  
 سمجھ نہیں آتا ہے مجھے مانا کہ انہیں نفرت ہے ہم سے لیکن اتنی  
 بھی کہا نفرت کہ وہ اس کو قید ہی کر لیتی ہیں۔

یوسف ایزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے تلوار صوفے  
 کے سامنے پڑے ٹیبل پر رکھتے ہوئے گرل کی طرف بڑھتا ہے۔

اتنا مت سوچوں ہفتے میں ایک دن زارا کی زندگی میں ایسا ضرور آتا ہے جس دن وہ چار دیواری میں قید کر لی جاتی ہے۔ ایزا بنا یوسف کی طرف دیکھے ہوئے اپنی تلوار بازی کرتے ہوئے کہتی ہے۔ زارا کو ہر بار ہم سے ملاقات کرنے کی سزا کیوں دی جاتی ہے یہ سمجھ نہیں آتا ہے مجھے مانا کہ انہیں نفرت ہے ہم سے لیکن اتنی بھی کہا نفرت کہ وہ اس کو قید ہی کر لیتی ہیں۔

یوسف ایزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے تلوار صوفے کے سامنے پڑے ٹیبل پر رکھتے ہوئے گرل کی طرف بڑھتا ہے۔



اتنا مت سوچوں ہفتے میں ایک دن زارا کی زندگی میں ایسا ضرور آتا ہے جس دن وہ چار دیواری میں قید کر لی جاتی ہے۔ ایزا بنا یوسف کی طرف دیکھے ہوئے اپنی تلوار بازی کرتے ہوئے کہتی ہے۔ زارا کو ہر بار ہم سے ملاقات کرنے کی سزا کیوں دی جاتی ہے یہ سمجھ نہیں آتا ہے مجھے مانا کہ انہیں نفرت ہے ہم سے لیکن اتنی بھی کہا نفرت کہ وہ اس کو قید ہی کر لیتی ہیں۔

یوسف ایزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے تلوار صوفے کے سامنے پڑے ٹیبل پر رکھتے ہوئے گرل کی طرف بڑھتا ہے۔

یہ سمجھنے سے تو میں بھی قاصر ہوں اگر ان کے ساتھ کچھ کیا ہے  
ہم سلطانوں نے تو وہ ہم نے تو نہیں کیا ہے پھر کس بات کی سزا وہ  
ہمیں دیتی ہیں ہم سے نفرت کر کے۔۔؟

ایزا اپنی تلوار بازی روکے یوسف کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔  
کچھ تو ایسا ہو گا جس کی بناء پر ان کی نفرت ہم سے بھی وقت کے  
ساتھ ساتھ گہری ہوتی جا رہی ہے ہر ایسا بھی کیا ہے جبکہ ہم سلطان  
تو انصاف پسند لوگ ہیں حاتم بھائی نے ماما نے کبھی کوئی ایسا  
فیصلہ نہیں کیا جو کسی کے حق میں برا ہو

لیکن پھر بھی اتنی نفرت کیا جس کی سزا وہ ہمیشہ اپنی ہی بیٹی کو دیتی آئی ہیں۔۔

یوسف زار ا ہے کمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

خدا کرے زار ا ٹھیک ہو بس کھانا پینا نابد کر یں خالہ ان کا

ایزا بھی زار ا ہے کمرے کی طرف دیکھتے ہوئے فکر مندی سے کہتی ہے۔۔!!"

یوسف اب کی بار خاموش رہتا ہے اور بس زار ا ہے کمرے کو دیکھتا رہتا ہے۔۔



تو تم لوگ کہہ رہے ہو میرے خلاف رپورٹ درج کروائی کی گئی ہے

اور تم یہاں مجھے اس کے تحت انفارمیشن کے لیے لے جانا چاہتے ہو۔؟؟

اپنی سلطنت میں اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے ڈھیروں لوگوں کے سامنے  
 بادشاہ کے تخت پر بیٹھے ہوئے حاتم اپنے سامنے مونا کو کی چیف  
 پولیس آفیسر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔  
 جی سر۔۔!! پولیس آفیسر اپنا سر جھکاتے ہوئے کہتے ہیں۔  
 واؤ۔۔!! حاتم کہتے ہوئے اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے حاتم اٹھتا  
 ہے تو سلطنت میں موجود لوگ اس کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔  
 کس نے کی ہے میرے خلاف رپورٹ کیا میں جان سکتا ہوں۔۔؟؟  
 چار کول کلر کے تھیری پیس سوٹ پہننے ہوئے

دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے حاتم پولیس آفیسرز کی طرف بڑھتے  
ہوئے سخت لہجے میں پوچھتا ہے۔

ہالے مار گریٹ نے "ہالے کا نام سنتے ہوئے حیرانگی سے قدموں کی رفتار کم ہوتی ہے۔  
رومان مار گریٹ کی۔۔؟؟؟ حاتم پولیس والوں کے چہروں کی طرف  
دیکھتے ہوئے اپنی بات ادھوری چھوڑے ان سے پوچھتا ہے۔۔  
رومان مار گریٹ کی بڑی بہن ہے ایک بزنس وومن اور ایک رائیٹر بھی۔!!  
حاتم کی بات کا جواب پولیس والوں کے پیچھے سے سلطنت میں  
داخل ہوتے ہوئے سعید دیتا ہے

سعید کی آواز پر پولیس والوں سے نظریں ہٹاتے ہوئے سعید کی طرف  
حیرانگی سے دیکھتا ہے۔۔

ہالے وہی لڑکی ہے کینگ جس کا فون آپ کے پاس ہے جس کے بارے  
میں آپ نے رات بتایا تھا رومان مار گریٹ کہ بڑی بہن ہے اور بگاتی کو  
خریدنے والی "ہالے مار گریٹ"

حاتم سے دو قدم کی دوری پر کھڑا ہو کر اپنے فون میں ہالے کی  
انفارمیشن نکالتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں میں فون پکڑے ادب کے  
ساتھ فون حاتم کی طرف بڑھتا ہے پر حاتم اسے پکڑتا نہیں ہے



سعید کی بات پر ہی وہ گہری سانس بھرتا ہوا فون کو سخت نظروں  
 سے گھورنے لگتا ہے کیونکہ اس پر ہالے کی تصویر نمایاں ہو رہی تھی۔۔  
 تو یہ وہ ہے جس نے میری چیز پر نظر رکھی تھی۔۔؟؟ حاتم بے دے  
 لفظوں میں کہتا ہے۔۔

دونوں بھائی بہن نے میرے ہاتھوں پر باد ہونے کا ارادہ کر لیا ہے لگتا ہے۔۔!!  
 چہرہ پر ٹیڑھی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتا ہے۔  
 ٹھیک ہیں چلیں ہم چلنے کے لیے تیار ہیں ہم بھی تو دیکھیں ہالے  
 مار گریٹ کی پاؤر کا نظارہ

جو حاتم سلطان کو مونا کو کے بادشاہ کو قید میں ڈالنے کی ہمت  
کر رہی ہیں ان کی ہمت کی داد دینی تو بنتی ہے۔۔  
حاتم گہری سانس لیتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔  
کینگ آپ کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے ہم یہ کیس خارج  
کروا سکتے ہیں اور ہالے پر آپ پر الزام لگانے کی وجہ سے کیس بھی  
کر سکتے ہیں۔۔ سعید حاتم کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔  
الزام۔۔؟؟؟

حاتم سعید کی طرف سے دیکھتے ہوئے یہ آئبر واٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جی یہ الزام ہے آپ نے نہیں میں نے آگ لگائی تھی کمپنی کو سعید  
 سارا الزام اپنے سر لیتے ہوئے پر یقین انداز میں کہتا ہے۔

الزام یہ تب ہوتا جب میں اس بات کو ماننے سے انکار کرتا جو میں نے  
 کیا ہے وہ میں نے کیا ہے اور جو تم نے نہیں کیا ہے اس کا الزام اپنے  
 سر لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اگلی دفعہ جھوٹ بولنے کی  
 ضرورت نہیں ہے کیونکہ جھوٹ سے مجھے کس قدر نفرت ہے اس  
 بات سے تم بہت اچھے سے واقف ہو اگر دوبارہ یہ کام کیا تو یاد  
 رکھنا سعید آدمی خاص تم میرے ضرور ہو

لیکن میں اگلی بار الزام لینے کے لیے یہ سر تمہارے پاس نہیں رہے  
گا۔۔۔ سعید کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کے جھکے ہوئے سر کی  
طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی آفیسرز کو چلنے کا اشارہ  
کرتے ہوئے حاتم سلطنت سے باہر قدم بڑھانے لگتا ہے۔۔۔!!!"

---

حاتم سلطنت سے باہر نکلتا ہے اور میران اکیلا خود گاڑی چلاتے ہوئے  
سلطنت میں داخل ہوتا ہے دونوں بھائیوں کی گاڑی آپس میں  
کراس کرتی ہے

ایک دوسرے کو پروہ ایک دوسرے کو دیکھتے نہیں ہیں ایک دوسرے  
کو دیکھنا تک ان کو گوارہ نہیں تھا ایک دوسرے کے لیے ان کا وجود  
ہو کر بھی ناہونے کے برابر ہو چکا تھا۔

میر ان سلطنت کے باہر گاڑی پارک کیے گاڑی سے باہر نکلتا ہے کہ اس کو  
دیکھتے ہوئے سلطنت کے باہر موجود ہر گارڈ کا سر جھک جاتا ہے  
جب تک میر ان اندر داخل نہیں ہوتا ہے والیے ہی سر جھکائے ہوئے  
کھڑے رہتے ہیں میر ان اندر داخل ہوتا ہی ہے کہ سامنے سے سیڑھیوں  
سے اس کی ماں عالیہ سلطان اترتی ہوئی آتی ہیں

جنہیں دیکھتے ہوئے میران کے چہرے کے ایکسپریشن ایک دم کولڈ  
ہو جاتے ہیں انہیں بھی دیکھ کر میران اس طرح نظر انداز کرتا ہے

جیسے وہ ان کے سامنے ہو ہی نا۔۔!!

مبارک ہو نئی برانچ کے لیے۔۔!! عالیہ سلطان میران کو سیڑھیوں سے  
اوپر چڑھتے دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

شکریہ۔۔!! فار میلیٹی کے لیے کہتے ہوئے میران انہیں کر اس کرتا آگے  
کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔

مجھے معلوم ہے تمہیں مجھ سے نفرت ہے



اس سلطنت کے ہر فرد سے نفرت ہے پر ماں ہوں میں تمہاری اپنی خوشی میں بھلے ہی شامل نا کرتے پر اس کے بارے میں اطلاع ہی دیتے مجھے۔۔

آخری سے چند سیڑھیاں اوپر کھڑی ہوئی مڑ کر میراں کر سیڑھیوں پر چڑھتا دیکھ اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

میری خوشیوں میں ان لوگوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے جن سے مجھے نفرت ہے اور آپ اس بات سے بہت اچھے سے واقف ہیں۔۔

میراں سخت لہجے میں کہتے ہوئے اپنی ماں کی طرف پلٹ کر دیکھتا ہے۔۔

اتنی نفرت کرتے ہو مجھ سے۔۔؟؟ آنکھوں میں نمی لیے ٹوٹے ہوئے لہجے میں پوچھتی ہیں۔

پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو اس نے یہ خود کروائی ہے مجھے  
اب بھگتے "میر ان تلخ لہجے میں کہتا ہوا واپس پلٹ کر اوپر جانے لگتا ہے۔۔

اپنی نفرت کو خود پر اتنا حاوی مت کرو میر ان ایسا ناہوا اپنے سے

جڑے رشتوں کو اپنی نفرت کی نظر تم کسی کی زندگی کر جاؤ کسی

کی محبت کر جاؤ۔۔!!

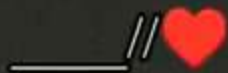
اپنے ہاتھوں سے اپنے گالوں پر بہتے ہوئے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے

کہتی ہیں۔۔

میری دنیا میں محبت لفظ کا کوئی وجود نہیں ہے عالیہ سلطان

میں اس لفظ سے جڑے کسی بھی رشتے میں نابندھا ہوں نابندھنے  
کا خواہش مند ہوں اس لیے آپ میری فکر مت کریں میرا سلطان  
اپنا اچھا اور برا باخوبی جانتا ہے تو آپ میری زندگی سے دور رہیں  
بہتر ہو گا آپ کے لیے "

اپنی ماں کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے حد سخت لہجے میں دو  
ٹوک انداز میں کہتا ہے اور کہتے ہی واپس مڑے اپنے کمرے کا رخ کرتا  
ہے میرا ان کو جاتا دیکھ عالیہ سلطان بھی اپنے آنسوؤں کو ضبط کیے  
اپنی گدی اپنے تخت کی طرف جانے کا رخ کرتی ہیں۔۔!!



زارا بھوک سے نڈھال حالت میں اپنے پیٹ پر دونوں ہاتھوں سے زور  
دیتے ہوئے بند کمرے میں ٹھہل رہی ہوتی ہے۔۔

شادی۔۔؟؟ کیا سچ میں۔۔؟؟

زارا رک کر اپنے آپ کو ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں دیکھتے ہوئے  
گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے بھی شادی کرنی ہے لیکن صرف میرے۔۔ زارا کہتے کہتے خود  
کو آئینہ میں دیکھ خاموش ہو جاتی ہے وہ خاموش ہوئی تھی کہ

کمرے کے کھلتے ہوئے دروازے نے اس کی توجہ اپنی طرف کھینچی تھی  
 کمرے کے دروازے کھلتے ہیں اور ایک لڑکی زارا کی عمر کے برابر ہی  
 کمرے میں کھانے کی ٹرے کے ساتھ داخل ہوتی ہے ٹرے ٹیبل پر  
 رکھتی ہے اور ٹرے میں رکھا فون اٹھا کر زارا کی طرف بڑھتی ہے۔  
 یہ آپ کے لیے۔۔۔!!! فون زارا کے سامنے کیے ہوئے نظریں  
 جھکائے کہتی ہے اور کہتے ہے خود کمرے سے باہر بنا دروازہ بند  
 کیے جا کھڑی ہوتی ہے۔۔

فون کو عجیب و غریب نظروں سے دیکھ ہی رہی ہوتی ہے کہ اتنے  
میں فون بج پڑتا ہے اسکرین پر نمبر سیو نہیں ہوتا ہے ایک نمبر سے  
کال آرہی ہوتی ہے۔

ہیلو۔۔؟؟ فون کان پر لگانے سے پہلے فون کے دوسری طرف سے آواز  
آتی ہے۔۔

"آ۔۔ آپ کون ہیں۔۔؟؟" زار ا فون کان سے لگاتے ہی پوچھتی ہے۔  
وہی جس سے آپ کی شادی ہونے لگی ہے "ایک بھاری بھر کم آواز جو  
چلتے ہوئے بات کرنے کی وجہ سے اور پھولی ہوئی تھی



فون کے دوسری طرف رومان جو اپنے آفس کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے  
زارا کی بات کا جواب دیتے ہوئے وہ سیڑھیوں سے گزرتے ہوئے آگے کی  
جانب بڑھتا ہے۔

نہیں میری تو کسی سے شادی نہیں ہو رہی ہے میں تو ابھی نکچی ہوں  
چھوٹی سی بالکل "

زارا رومان کی بات پر فوراً بول پڑتی ہے۔

ہاں دودھ پیتی ہوئی نا۔۔۔؟؟ "تذریہ لہجے میں کہتا ہے۔

اب اتنی بھی چھوٹی نہیں ہوں میں "گنداسا منہ بنا کر کہتی ہے۔

چلیں اچھا ہے آپ نے مان لیا کہ آپ اتنی بھی چھوٹی  
 نہیں ہیں ورنہ آپ کو گود لینے کا ارادہ کر لیا تھا میں نے "  
 کہتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

تانا مار رہے ہیں۔۔۔؟؟" غصیلے لہجے میں پوچھتی ہے۔  
 نہیں بات کر رہا ہوں "پر سکون سا جواب دیتا ہے۔

پر مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے نا ہی آپ سے بات کرنی ہے  
 اور نا ہی آپ سے شادی کرنی ہے بس بات ختم "  
 زار کہتے ہی فون کا ٹنے لگتی ہے

پر دوسری طرف سے رومان کی آتی ہوئی آواز پر وہ رک جاتی ہے  
فون دوبارہ کان سے لگا لیتی ہے۔

پر نکاح کی تاریخ طے ہو چکی ہے اب انکار کا کوئی اوپشن نہیں ہے آپ کے پاس تو اس لیے  
اس لیے و سس لیے کچھ نہیں میں نے نہیں کرنی آپ سے شادی  
رومان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی زار ابول پڑتی ہے۔

"وجہ۔۔؟؟" اپنے آفس میں داخل ہوتا ہے کہ سامنے سے اس کے آدمی  
ہاتھ میں فائل پکڑے ہوئے انہیں پریشانی کی حالت میں ٹھہلتا دیکھتے  
ہوئے رومان کے قدم رک جاتے ہیں۔

کیوں بتاؤں آپ کو آپ بس اتنا جان لیں آپ سے شادی نہیں کرنی ہے  
کبھی نہیں کرنی ہے "زارا غصہ میں کہتی ہے۔

اگر آپ وجہ بتا دیتی تو شاید آپ کی بات کا مان رکھ کر میں آپ کے  
لیے کچھ کر سکتا پر "

پر کیا۔؟؟ "رومان کی ادھوری بات سنتے ہوئے زارا تجسس سے پوچھتی ہے۔  
نکاح کی تیاری کریں ڈرائیور لینے آرہے ہیں آپ کو شاپنگ پر لے جائیں  
گے جو خریدنا ہے خریدیں اب اپنے ہونے والے شوہر کے پیسوں سے "  
کہتے ہوئے اپنے اسٹاف کی طرف قدم بڑھاتا ہے

میں آپ سے کہہ رہی ہوں نامیں نہیں کروں گی آپ سے شادی میں  
بھاگ جاؤں گی شادی سے "زارا غصہ میں روتی ہوئی آواز میں کہتی ہے۔

جیسے میں بھاگنے دے دوں گا آپ کو "لہجہ میں تنز تھا۔

میں پھر بھی بھاگ جاؤں گی آپ کو نہیں پتا ہے میں گھر سے بھاگنے  
میں ایکسپریٹ ہوں "زارا اپنے آپ کو دوبارہ ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے  
میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اور آپ کو نہیں پتا ہے میں لوگوں کو قید کرنے میں ایکسپریٹ ہوں اگر  
آپ میرے نام کی ہیں تو آپ میری ہی ہیں فیوچر والفی "

رومان کہتا ہے اور کہتے ہی فون اپنے اسٹاف کے قریب پہنچ کر کال بند کر دیتا ہے۔۔۔  
 آہہ۔۔۔ پاگل آدمی کہیں کا۔۔۔!! نہیں کرنی ہے شادی سمجھ نہیں آتا  
 ہے تم کو۔۔۔؟؟ فون کو غصے میں گھورتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے  
 کہتے خاموش ہو جاتی ہے ایک نظر دروازے کے باہر دوڑاتی ہے اور  
 سامنے کھڑے گارڈز اور لڑکی کو دیکھتے ہوئے زار اپنی ماں کے فون  
 میں میران کا نمبر ملاتی ہے جو وہ پہلی بیل پر نہیں اٹھاتا ہے۔۔۔  
 میر کبھی تو ہمارا فون اٹھا لیا کریں۔۔۔!!!



زارا کہتے ہوئے دوبارہ فون لگاتی ہے اور اب کی بار فون لگ جاتا ہے۔۔  
 "میر کہاں ہیں آپ۔۔؟؟" کال پک ہوتے دیکھ زارا کان سے لگاتے ہوئے  
 زارا فوراً پوچھتی ہے۔۔

سلطنت میں ہی ہوں کام کر رہا ہوں۔۔ سفید رنگ کے لونگ باتھ ٹاؤل  
 میں ملبوس گیلے بالوں میں ٹاؤل پھیرتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے  
 سامنے کھڑے ہو کر کانوں میں بلو تھو تھ لگاتے ہوئے کہتا ہے۔  
 کیا دنیا جہاں کا کام اوپر والے نے آپ کو دے دیا ہے کہ سارا دن کام  
 میں ہی لگے رہتے ہیں آپ اپنا خیال رکھیں اور ہمارا بھی خیال کریں"

زار ادھمے لہجے میں ایک سانس میں بول پڑتی ہے۔

کیا ہو گیا ہے۔۔؟ "ڈریسنگ ٹیبل کے دراز سے ڈرائیر نکالتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"رشتہ ہو رہا ہے ہمارا اور ہمیں نہیں کرنا ہے ہم تو

آپ کی بیوی ہیں نا۔۔!!"

کیا۔۔۔؟؟ "زار کی بات سنتے ہوئے میراں اچانک سے ڈرائیر کی تیز

گرم ہوا چلاتا ہے جو سیدھا اس کے چہرے پر لگتی ہے۔

دیکھا آپ کو بھی شو کڈ لگانا کہ ہمارا رشتہ ہو رہا ہے اب جلدی یہاں

آئیں اور روکیں اسے۔۔۔ زار التجائے انداز میں کہتی ہے۔

مجھے شاکل دو سری بات پر لگا ہے یہ آپ ہماری کب کہاں اور کیسے  
بنی ہمیں پتا کیوں نہیں چلا

اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے وہ زارا کی بے چینی کونا  
سمجھ پارہا تھا۔

جب آپ اس رات سو رہے تھے ہم تب آپ کی بیوی بن گئے تھے اب یہ  
سب چھوڑیں ہمارا رشتہ کینسل کروائیں ورنہ ہم خود کشی کر لیں  
گے آپ نہیں تو کوئی بھی نہیں چاہیے ہمیں۔۔۔  
زارا اب باقاعدہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

ریلیکس زار ایسی باتیں نہیں کرتے ہیں اور ہم آتے ہیں آپ کال کرنا  
 بند کر دیں اب ہمیں "میرا ان زارا کے غم لہجے کو محسوس کرتے ہوئے کہتا ہے۔  
 "آپ ہماری کالیں ہی بند کروا تے رہا کریں کبھی ہمارے لیے اسٹینڈ لے  
 کر سلطنت کا منہ بھی بند کروائیں جو ہمیں پتا نہیں کیا کیا بولتے رہتے ہیں۔  
 زار اپنی ماں کو مد نظر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔  
 پوری سلطنت کا منہ اور سر ہمیں دیکھ کر بند بھی خود بخود ہو  
 جاتا ہے اور جھک بھی جاتا ہے پر جو آپ سنتی ہیں

وہ آپ اپنی حرکتوں پر سنتی ہیں پڑھائی کرنے کی عمر میں ٹھکر  
 پنا کر رہی ہیں وہ بھی اپنے سے بڑی عمر کے آدمی کے ساتھ "  
 اس بات پر آپ کی حوصلہ افزائی نہیں عزت افزائی کرنی بنتی ہے  
 جو آپ کی اکثر ہوتی رہتی ہے شہزادی "

آپ فکر مت کریں ہم آتے ہیں۔۔!! زارا کو پر سکون کرتے ہوئے کہتا کہتا  
 ہے اسے تو پر سکون کر دیتا ہے لیکن اس کے کل رات کے کہیں ہوئے  
 الفاظوں نے اس میں ایک بار پھر طوفان اٹھا دیا تھا

وہ طوفان جس

کی نظر اس نے کسی کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے کے بعد کم کیا گیا  
تھا ذہن میں ایک بار بھی وہ سب شروع ہو گیا تھا۔

آپ آئیں گے۔۔؟؟ زار اروتے ہوئے پوچھتی ہے ہر جواباً میرا کچھ نہیں  
کہتا ہے وہ بس اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتا رہتا ہے۔۔

آگر میں نہیں آیا تو کیا ہوگا۔۔؟؟ کو لڈ نظروں سے خود کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔  
ہم مرجائیں گے۔۔!!! زارا کہنا چاہتی تھی پر وہ کہہ نہیں پاتی ہے۔  
بتاؤ میں نہیں آیا تو کیا ہوگا تمہارے ساتھ۔۔؟؟



ڈریسنگ ٹیبل پر ہاتھ رکھے جھکتے ہوئے دوبارہ پوچھتا ہے۔

ہماری شادی ہو جائے گی ہم جیتے جی مرجائیں گے۔!!

زارا روتے ہوئے کہتی ہے کہ اتنے میں اس کی ماں کمرے میں داخل

ہو جاتی ہے زارا کو فون پر بات کرتے روتا دیکھ وہ لمبے لمبے ڈگ

بھرتی ہوئی اس کے پاس جاتی ہے اور اس سے فون چھین لے لیتی ہے

فون اسکرین پر نمبر دیکھتے ہوئے منہا درانی اسی پل فون زمین پر

پھینک دیتی ہیں۔

تم آسانی سے نہیں مرو گی زارا میں آسان موت نہیں ملنے دوں گا تمہیں۔۔۔!!!"

سیدھے ہو کر کھڑے ہوتے ہوئے خود کو کولڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے  
بنا بالوں کو خشک کیے ڈرائیئر ٹیمبل پر رکھتے ہوئے اپنے گیلے بالوں  
میں ہاتھ پھیرتے ہوئے میران ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا ہے شیشے  
کے بڑے بڑے سے دروازے کو کھولے اندر داخل ہوتا ہے اور اپنے لیے سوئٹس میں سے  
نیوی بلیو کلر کا چیک والا سوٹ لیے میران وہی کپڑے چنیںج کرنے لگتا ہے۔۔



حاتم بھی پولیس کے ساتھ ہالے کے آفس پہنچ چکا تھا پہلے تین  
پولیس کی گاڑیاں جو حاتم کی گاڑی کے آگے ہوتی ہیں

پھر حاتم کی گاڑی جس میں وہ بیک سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اس کے پیچھے حاتم کے گارڈز کی گاڑیاں جو تقریباً 5 تھیں گاڑی رکھتے ہی ساری گاڑیوں میں سے گارڈز نکل کر حاتم کی سیفٹی کے لیے اس کے گاڑی کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔

ہالے کی بلڈنگ کے باہر گاڑی پارک کیے حاتم اپنی پسندیدہ گاڑی بگاتی میں "H M" بیک سیٹ پر بیٹھے ہوئے وہ بلڈنگ پر لگے ہالے کے نام کے لوگو کو دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اتنے میں پولیس آفیسر آکر اس کے لیے گاڑی دروازہ کھولتے ہیں

پولیس آفیسر کے دروازہ کھولنے پر حاتم گاڑی سے باہر نکل  
 کر کھڑا ہی ہوتا ہے کہ بلڈنگ کے اندر باہر موجود لوگ حاتم کو  
 دیکھتے ہوئے اسے اسی پل فون میں قید کرنے لگتا ہے۔  
 چار کول کلر کے تھیری پیس سوٹ میں ملبوس ہاتھ گھڑی پہننے ہوئے  
 پیروں میں بلیک کلر کے بوٹ پہننے ہوئے  
 حاتم ایک پرکشش شخص لگ رہا تھا جس کی کشش وہاں موجود  
 لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی۔۔  
 حاتم کو ٹائی پہننا نہیں پسند تھا

اس کے وہ ہمیشہ ٹائی کے بغیر رہتا تھا شرٹ کے  
 شروع کے دو بٹنوں کو کھولا ہوا بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ ایک پرفیکٹ شخص لگ رہا تھا  
 تھا پر اسے پھر بھی خود میں کسی چیز کی کمی لگ رہی تھی اپنے  
 پاس کو سر تاپیر دیکھتے ہوئے حاتم سوچتے ہوئے اپنے ماتھے پر  
 ہاتھ مارتا ہی ہے کہ اسے آنکھوں پر چشمہ نا ہونے کا اندازہ ہوتا ہے  
 حاتم ہلکی سی گردن موڑتا ہے اور اپنے ساتھ کھڑے پولیس آفیسر  
 کی آنکھوں پر لگا چشمہ دیکھ وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھتا ہے۔۔  
 ہم۔۔۔؟؟ پولیس آفیسر حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔۔۔

گوگلز۔۔!! اپنے ہاتھ سے چشمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے  
 حاتم کہتا ہے اور پولیس آفیسر چشمہ حاتم کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے  
 گوگل ملتے ہی حاتم اسے اپنی آنکھوں پر لگاتے ہوئے گہری سانس لیے  
 آگے کی طرف بڑھنے کے لیے اپنا کوٹ ٹھیک کرتا ہے اور بلڈنگ میں  
 داخل ہونے کے لیے اپنے قدم بڑھاتا ہے حاتم درمیان میں اس کے  
 ارد گرد پولیس آفیسر زاس کے سیکورٹی گارڈ ہوتے ہیں چلتے ہوئے وہ  
 لفٹ کی طرف بڑھتے ہیں



ایک گارڈ دو پولیس آفیسر کے ساتھ حاتم بلڈنگ کے سب سے اوپر  
والے حصے پر جو ہالے کا ہوتا ہے وہاں جانے کے لیے بڑھتا ہے ہالے کے فلور  
پر پہنچتے ہی ہیں کہ لفٹ سے باہر قدم رکھتے ہی سب کے قدموں  
رک جاتے ہیں۔۔

بلڈنگ کا یہ حصہ بلڈنگ کالگ ہی نہیں رہا تھا ایک بڑی ایک بہت بڑی  
بے حد تک سی لائبریری جس کا فرش کانچ کا تھا جس میں  
لائبریری کی ہر بکس شلف دیکھ رہی تھی پر وہ فرش نیچے سے  
باقی کے فلور پر ایک چھت کی طرح تھا

بے حد خوبصورت اور دلکش سی لائبریری جہاں پر طرف لوگ ہی  
 لوگ تھے کتابوں کی خوشبو ہی خوشبو تھی ہر طرف موجود لوگوں کے  
 چہروں پر کتابیں کرداروں کو پڑھتے ہوئے مسکراہٹ تھی کوئی  
 کتابیں پڑھ رہا تھا کہ تو کوئی کتابیں ڈھونڈ رہا تھا اور کافی سارے  
 لوگ تو ہالے مارگریٹ کی فنکشنل ورلڈ کا دیدار کرنے آئے تھے اس  
 لائبریری میں ہر قسم کی کتابیں موجود تھیں جن میں ہالے کی بھی  
 تھیں ہالے کی کتابوں کا سیکشن ایک الگ سے حصہ میں تھا

جہاں لوگوں کا ہجوم اکٹھا ہوا تھا ہلے کی لکھی ہوئی کتاب کو  
 کھول کر پڑھنے سے پہلے ہی وہ سب اس کے کور پر تبصرے کر رہے ہوتے ہیں۔  
 ایک بلڈنگ میں جس کے نیچے مال اوپر انجینئرنگ آفس اور اس کے  
 بھی اوپر ایک بھول بھلیاں والی لائبریری جا میں آتے ہی لوگ کھو  
 جاتے ہیں واپس جانا بھول جاتے ہیں حاتم لائبریری کو دیکھتے ہوئے  
 حیرانگی سے کچھ قدم آگے ہی بڑھاتا ہے کہ سامنے سے سفید رنگ کے تھیری  
 پیس سوٹ میں ملبوس پر جیکٹ بلیک کلر کا پہننا دیکھتے پیروں  
 میں اسٹپ والی بلیک کلر کی ہیل پہننے ہوئے

کمر تک آتے ہوئے کالے لمبے ہلکے ہلکے کر لڑوالے بال دیکھتے ناگلے میں  
 کوئی جیولری ناگلے میں ہاتھوں میں بس شہادت کی انگلی میں  
 کالے رنگ کا چھلا پہننے دیکھ کر چہرے پر ہلکا پھلکا سا سوفٹ سا  
 میک آپ کیے دیکھتے ہوئے حاتم کے آگے کی طرف بڑھتے ہوئے قدم  
 رک جاتے ہیں ساتھ ساتھ اس کی دل کی دھڑکنیں بھی اس کا ساتھ  
 دینے سے انکار کر چکی تھیں۔ حاتم کو دیکھتے ہوئے اس سے 10 فٹ  
 کی دوری پر کھڑی ہوئی ہالے کے لیے بھی یہ پل تھم چکا تھا وہ رک  
 گئی تھی ایک کی سانسیں رک چکی تھیں

تو دوسرے کی اس طرح بڑھ رہی تھی کہ وہ ابھی پسلیاں توڑ باہر نکل آئے گا۔۔۔

اپنی ریر براؤن آنکھوں سے حاتم کو دیکھتے ہوئے ہالے اسے سر سے  
پیر تک دیکھتی ہے بس اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ پاتی ہے پر  
دوسری طرف حاتم کی نظر اس کے چہرے پر ٹہر چکی تھی وہ تھم  
سا گیا تھا اس بل میں اس کی سانسیں تھمنے لگ گئی تھیں۔۔۔!!!

"ہر کام میں جلد بازی اچھی نہیں ہوتی ہے"

حاتم خود کو کمپوز کرتا اپنے دائیں طرف کا کوٹ ہاتھ سے ہٹاتے  
ہوئے اپنی پیٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے کب کی جلد بازی۔۔؟؟" حاتم کی طرف دیکھتے ہوئے بناپلک  
جھپکائیں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کل ہی تو میں نے آپ کی بلڈنگ جلائی تھی آج مجھے لینے پولیس  
بھیج دی میری زبان میں اسے جلد بازی ہی کہیں گے"

حاتم لائبریری میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں پورے 20 گھنٹے کے انتظار کے بعد یہ آپ کے

پاس آئیں ہیں" گہری سانس لیتے ہوئے حاتم سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

اووو۔۔ تو مجھ سے ملنے کے لیے وقت گنا جا رہا ہے



مجھے پیغام پہنچا دیتی میں آجاتا ملنے پولیس کو بھیجنے کی کیا  
 ضرورت تھی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجائے  
 ہالے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے "  
 "غلط فہمی میں رہنے کی ایک حد ہوتی ہے"  
 حاتم کے اپنی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔  
 ہوتی ہوگی پر ایک بادشاہ کے لیے کوئی حد نہیں ہوتی ہے  
 وہ جو چاہے جب چاہے حاصل کر لیتا ہے "  
 ہالے کے سامنے پہنچ کر چند فاصلے پر کھڑا ہو کر سر سے پیر تک ہالے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر میں ہاتھ آنے والی کوئی عام چیز نہیں ہوں"  
 حاتم کی نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔  
 جو نظر میں آگئی سمجھو ہاتھ آگئی اور حاتم سلطان  
 کی نظر میں آنے والی چیز کبھی عام ہوتی بھی نہیں ہے"

اپنی آنکھوں سے بنا چشمہ اتارے ہالے کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔  
 میں عام ہوں بھی نہیں "حاتم کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے اٹل لہجے میں کہتی ہے۔  
 آہمم۔۔ وہ تو لگ پتا رہا ہے مجھے "کہتے ہوئے اپنی زبان منہ میں گھومنے لگتا ہے۔  
 "گندی نظروں سے گھورنا بند کریں میں آنکھیں نوچ لوں گی آپ کی"

حاتم کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کرتے ہوئے کہتی ہے اور  
 کہتے ہی اپنے آفس کی جانب بڑھنے کے لیے پولیس والوں کو اپنی  
 طرف آنے کا اشارہ کرتی ہے وہ بھی شہادت کی انگلی سے "  
 آنکھیں نوچ لو گی تو میں دیکھوں گا کیسے اس حسین  
 چہرے کو۔؟؟؟" حاتم کہتا ہے اور ہالے غصے میں گھور کر اس کی  
 جانب دیکھتی ہے۔

اففف۔۔ غصہ میں لال ہوتی کیوٹ لگ رہی ہو "

میں ایک تھپڑ لگا کر آپ کے گال بھی لا کر سکتی ہوں اگر آپ چاہیں  
 تو۔۔!!" حاتم کی بات مکمل ہوتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں  
 بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"نہیں یہ ظلم مت کرنا اپنے چہرے کو لے کر میں تھوڑا سنجیدہ سا  
 ہو جاتا ہوں تم دوسرے طریقے سے لال کر سکتی ہو خوبصورت ہو میں  
 منا نہیں کروں گا تمہیں"

ایک قدم اور ہالے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کس قدر کے بے شرم اور ٹھہر کی انسان ہیں بادشاہ کس نے بنایا آپ  
کو۔۔۔؟؟" حاتم کا قدم اپنی طرف اٹھتا دیکھ کر ہالے اپنے قدم پیچھے  
کی طرف اٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

میری پر سینیلٹی دیکھ کر اندازہ نہیں ہو رہا ہے تمہیں کہ مجھے  
بادشاہ کس نے بنایا ہو گا۔۔۔ رک کر اپنی پینٹ کی جیب سے ہاتھ نکال  
کر ہوا میں بلند کرتے ہوئے اپنی دائیں اسیبر واچکاتے ہوئے کہتا ہے۔  
نہیں ہو رہا ہے کسی بے واقوف انسان کی غلطی سے بنے ہیں آپ  
مونا کو کے بادشاہ بے

حد افسوس ہے مجھے "اس کی بیوائی پر۔۔!!"  
ہالے گہری سانس لیتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔  
ہم افسوس تو مجھے بھی ہے کی بیوائی پر پر وہ کہتے ہیں نا  
اکثر اچھی اور خوبصورت غلطیاں بے وقوفوں سے ہی ہوتی ہے اس  
خوبصورت غلطی کا نتیجہ تمہارا سامنے ہے "  
حاتم کے ہاتھ ابھی بھی ہوا میں ہی تھے کہتے ہوئے چہرے پر فخر یہ  
مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔۔!!!





ہو گیا آپ کا۔۔؟ کام کی بات کرنے آئے تھے تو وہ کرتے ہیں کیوں پاگلوں

والی حرکتیں کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟

ہالے سیریس ہو کر حاتم کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

گرگٹ کو دیکھ کر گرگٹ رنگ بدلتا ہے تو بس اس وقت میرے ساتھ

بھی وہی کام ہو رہا ہے۔۔!!

حاتم اپنا گلہ کھنگارتے ہوئے کہتا ہے۔۔

حاتم کی بات پر ہالے غصہ میں گھورتے ہوئے گہری سانسیں لینے کی لگتی ہے۔۔

لگتا ہے آپ لوگوں کے پاس بہت وقت ہے آج کل

تب ہی پولیس والے ہو کر اتنے پر سکون کھڑے ہوئے ہیں یہاں۔۔؟؟  
 حاتم سے نظریں ہٹا کر وہی دور کھڑے پولیس آفیسرز کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔  
 ہالے کی بے وہ فوراً اس کی طرف بڑھنے لگتے ہیں انہیں اپنی طرف  
 آتا دیکھ کر ہالے حاتم کو کراس کرتی پولیس آفیسرز کی طرف  
 متوجہ ہوتی ہے۔۔

میرے خیال سے ان جناب کو یہاں لانے کے بجائے کہیں اور لے جانا تھا آپ لوگوں نے۔۔؟؟  
 ہالے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے سخت لہجے میں کہتی ہے۔  
 میں نے کہا تھا انہیں مجھے تم سے۔۔

آپ سے۔۔!!! حاتم کہہ ہی رہا تھا کہ ہالے مڑ کر اٹل لہجے میں کہتی ہے۔۔  
آپ کا اور میرا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے اس لیے بہتر ہو گا کوئی  
تعلقات قائم کریں بھی نا اپنی حد میں رہیں۔۔

ہالے انگلت لوگوں کے سامنے لائبریری کے حال میں کھڑی ہوئی حاتم  
کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں بلند آواز میں کہتی ہے  
آواز اتنی بلند تھی کہ وہاں کے لوگوں کے کانوں میں باسانی سنائی  
دے رہی تھی۔۔

لہجہ اور نظریں سنبھال کر مجھ سے بات کریں خوبصورت ہو اس  
لیے اتنا بولنے کی اجازت بھی مل رہی تھی ورنہ مجھ سے نظریں ملا  
کر بات کرنے والے انسان کی سانسیں اس سے چھیننے سے پہلے میں  
ایک وقت نہیں گواتا ہوں۔۔!!

حاتم اپنی آنکھوں سے چشمہ اتارتے ہوئے اپنی فوریسٹ گرین آنکھیں  
ہالے کی ریر براؤن آنکھوں میں ڈالے سخت حکمانہ انداز میں کہتا ہے۔۔  
حاتم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہالے دوپل کے لیے خاموش ہوتی  
ہے پر جلد ہی وہ خود کو کمپوز کر لیتی ہے۔

دھمکی اسے دیں جنہیں ان سب سے ڈر لگتا ہے میں کسی سے نہیں  
 ڈرتی ہوں خاص طور پر آپ جیسے کھوکھلے مردوں سے "مکمل طور  
 پر حاتم کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے  
 کہتی ہے اور کہتے ہی واپس اپنا رخ پولیس والوں کی طرف موڑتی  
 ہی ہے کہ حاتم ہالے کو بازوؤں سے پکڑ کر اسی پل  
 اپنی طرف کھینچتے ہوئے اسے جھٹکے سے اپنے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔  
 "کون ہو تم۔۔؟؟" ہالے کی بازوؤں پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے  
 حاتم سخت لہجے میں پوچھتا ہے۔

حاتم پوچھتا ہے اتنے میں اس کے چند گارڈز گنوں کے ساتھ لائبریری  
میں داخل ہوتے ہیں گارڈز کو دیکھتے ہوئے جن جن کی نظریں حاتم  
ہالے پر تھیں بس اپنی نظریں ان سے ہٹا کر اپنے اپنے کاموں میں لگ  
جاتے ہیں پر ایک دم خاموشی سے ہر طرف خاموشی کا عالم چھا  
چکا تھا۔

میں جو بھی ہوں اس سے آپ کا کوئی تعلق نہیں اپنے قدموں کو لگام  
لگائیں اور دور رہیں مجھ سے "



اپنی بازوؤں حاتم سے آزاد کرواتے ہوئے کہتی ہے۔  
 میں گھوڑا نہیں ہوں جس کے قدموں پر آپ لگام لگوا رہی ہیں  
 مونا کو کا بادشاہ ہوں میرے سامنے اپنی زبان کو لگام  
 میں رکھیں گی تو اگلی سانس دینے کے بارے میں سوچ سکتا ہوں  
 میں "ہالے کی بازوؤں چھوڑنے کے بجائے اس پر گرفت اور مضبوط کرتے ہوئے کہتا ہے۔  
 میری سانسیں آپ کی محتاج نہیں ہیں جو آپ کے حکم کی تعمیل  
 کروں میں اور لگام قدموں کے ساتھ ساتھ نظروں کو بھی لگائیں  
 بہکتی ہوئی محسوس ہو رہی ہیں یہ "

ہالے ڈرنے کے بجائے بہادر بنے حاتم کی نظروں کا مرکز سمجھتے ہوئے  
 کہتی ہے اور کہتے ہی جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے اپنی بازوؤں  
 چھوڑواتی ہے حاتم سے بازوؤں چھوڑواتی ہے اور اپنے قدموں کو اس  
 سے دور کیے کھڑی ہو جاتی ہے۔

بہکا بھی تو انہیں آپ ہی رہیں ہیں نہیں پہننے تھے  
 ایسے کپڑے اور آگر پہنتے تھے تو میرے سامنے جسم کی نمائش نہیں  
 کرنی چاہیے تھی بادشاہ ہوں صرف حکم دینے کی دیر ہوتی ہے  
 میرے اور لڑکی کمرے میں یہ بات یاد رکھنا "

دوبارہ ہالے کی طرف

بڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دھمکی دے رہے ہیں مجھے۔۔؟؟ یا اپنے ناپاک ارادوں کا بتا رہے ہیں

مجھے۔۔؟؟ اپنے قدموں کو روک کر پوچھتی ہے۔

فلحال مشورہ دے رہا ہوں اگر دور رکھنا ہے مجھے خود سے تو میرے راستے میں دوبارہ مت آنا"

کیونکہ مشورے جیسی گندی باتیں میں نہیں کرتا جو بات نہیں مانتا میری وہ لڑکی ہو یا لڑکا"

میری سلطنت میں وہ صرف میرے ہاتھوں سے موت کو پاتا ہے اور

آسان اور رحم والی موت نہیں"

ہالے کی بہادری حاتم کو کھٹک رہی تھی اور اب اچھی لگے کے بجائے غصہ دلا رہی تھی۔

آہ۔۔ ڈر گئی میں اب۔۔؟؟"

بنا کسی تاثر کے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کولڈ انداز میں کہتی ہے)

ہالے کی ڈھٹائی پر حیرانگی سے اس کی جانب دیکھتا ہے

جو بنا ڈرے اب بھی اس کے سامنے کھڑی تھی"

اب آپ میری بات سنیں بادشاہ سلامت مجھے آپ کے راستے میں آنے

کا کوئی شوق نہیں آپ جیسے بد تمیز بد دماغ اور مغرور شخص سے

دوبارہ سامنا کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں اس لیے اپنی حد میں رہیں"

اور برائے مہربانی مجھے بھی رہنے دیں"  
حاتم کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے سر اٹھا کر آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔  
تم دماغ خراب کر رہی ہو میرا"  
دل تو سلامت ہے نا بھی وہ خراب ہو جائے اس پہلے باہر کا راستہ اختیار کریں"  
حاتم کہتا ہی ہے کہ ہالے بول پڑتی ہے۔  
"تم بے عزتی کر رہی ہو میری" اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔  
اووو۔ احساس ہو گیا ہے آپ کو مبارک ہو"

اپنے ہاتھوں سے اپنی اس بازوؤں کو جھاڑتے ہوئے کہتی ہے جہاں  
حاتم سامنے پکڑا تھا اسے اس کا انجام بہت برا ہو سکتا ہے تمہارے لیے "  
ہالے کی حرکت دیکھتے ہوئے دھمکانہ لہجے میں کہتا ہے۔  
"مجھے اپنے انجام سے ڈر نہیں لگتا ہے حاتم سلطان جو کرنا ہے کر لیں  
بلکہ کر کے دکھائیں "  
میں جو تمہیں دیکھاؤں گا وہ دیکھ نہیں پاؤ گی تم "  
یہ تو پھر وقت بتائے گا "



تمہاری بربادی کا وقت میں طے کر چکا ہوں انتظار کرو اب اگلی  
 ہماری ملاقات ادھار ہے تم پر اور میں اپنا ادھار کسی پر نہیں  
 چھوڑتا ہوں بربادی کا سفر مبارک ہو تمہیں "ہالے مار گریٹ"  
 ہالے کی بات کاٹتے ہوئے حاتم گہری غصے والی سانس لیتے ہوئے کہتے  
 ہی آگے کی طرف بڑھنے لگتا ہے کہ پیچھے سے ہالے پھر بول پڑتی ہے۔  
 اتنی جلدی کیا ہے بادشاہ سلامت پہلے جو میرا نقصان کیا ہے اس کا ازالہ تو کر لیں۔۔!!  
 ہالے مڑ کر حاتم کی پشت کو دیکھتے ہوئے اپنا دایاں ہاتھ پینٹ کی  
 جیب میں ڈالتے ہوئے ہلکی سے گردن موڑ کر کہتی ہے۔

ہالے کی بات پر حاتم کے قدم رک جاتے ہیں وہ مڑ کر بنا کچھ بولے  
حیران کن نظروں سے ہالے کو دیکھتا رہتا ہے۔

کیا چاہتی ہو تم۔۔۔؟؟ حاتم اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

اتنا بڑا نقصان کیا ہے میرا اس کے بدلے کچھ تو چاہوں گی میں

یقیناً۔!! ہالے پینٹ کی جیب سے ہاتھ نکالے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا چاہیے۔۔۔؟؟ پیسے۔۔۔؟؟ کوئی زمین۔۔۔؟؟ یا پھر۔۔۔!!

فلحال وعدہ۔!! حاتم کی بات کاٹتے ہوئے کہتی ہے۔

کیسا وعدہ۔۔۔؟؟ حاتم کجس و جستجو سے پوچھتا ہے۔

آج نہیں کل بتاؤ گی فلحال بس اتنا جان لیں کہ جواز الہ میں میں  
 چاہوں گی وہ آپ ہر حال میں پورا کریں گے اگر نہیں کریں گے تو اس  
 کی بگاتی کی عمارت سے بھی بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا آپ کو۔!!  
 ہالے پر سکون سے انداز میں حاتم کے چہرے کو اس کی آنکھوں میں  
 دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

دھمکی دے رہی ہو مجھے۔۔؟؟ حاتم اپنی ایک آئینہ اٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔  
 نہیں بتا رہی ہوں ادھار اور اپنا نقصان کی بھرپائی میں بھی کسی پر  
 نہیں چھوڑتی ہوں ہر حال میں وہ حاصل کر کے رہتی ہوں۔!!

ہالے ہلکا سا مسکرا کر کہتی ہے۔

تمہیں جو قیمت چاہیے اپنے نقصان کی وہ مل جائے گی وہ کیا نا  
میری جان اپنے سے کمزور لوگوں کے ساتھ مقابلہ نہیں کرتا ہوں میں  
ان کی مدد کرتا ہوں۔!!

ہالے کی طرف بڑھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

میں کمزور نہیں ہوں حاتم سلطان اس بات سے جلد واقف ہو جائیں گے آپ۔!!"  
حاتم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نارمل سے انداز میں کہتی ہے۔  
وہ تو اب کل کا دن طے کرے گا کون بادشاہ ہے اور کون اس کا غلام۔!!

حاتم چہرے پر ٹیڑھی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتا ہے۔  
بہت کچھ انتظار کرے گا آپ سے ملنے میں اب خود آؤں گی آپ کی  
سلطنت میں حاتم سلطان "

حاتم کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے  
ہوئے اٹل انداز میں کہتی ہے اور کہتے ہی حاتم کو لفٹ کی طرف  
جانے کا اشارہ کرتی ہے ہالے کے اشارہ پر بنا کچھ مزید بولے حاتم  
لفٹ کی طرف آنکھوں پر گوگل لگائے آگے کی طرف بڑھنے لگتا ہے حاتم کو جانا  
دیکھ کر ہالے اپنی پیٹ کی جیب سے فون نکال کر  
اپنے آفس کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔!!

واہ کیا لڑکی ہے یہ۔۔۔!!

حاتم بلڈنگ سے باہر نکلے اپنے گاڑی کے پاس کھڑا ہوا تھا کہ ڈرائیور  
گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا حاتم گاڑی کے کھلے دروازے کے پاس  
کھڑے ہو کر گاڑی

کے دروازے کو غصے میں زور سے بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔  
ڈیڑھ فٹ کی چو یا مونا کو کے بادشاہ کو آنکھوں میں دیکھتے ہوئے  
دھمکی دے رہی تھی۔۔!!

حاتم اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتا ہے



اور کہتے ہی حاتم غصیلی نظروں سے اپنے اس پاس کھڑے آدمیوں  
 کو دیکھتا ہے اور دیکھتے ہی خود سے اپنی گاڑی کا دروازہ کھولے  
 گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھ جاتا ہے حاتم کے بیٹھتے ہی سارے گاڑی  
 اور ڈرائیور گاڑی میں سوار ہو کر بلڈنگ سے باہر نکل جاتے ہیں۔۔  
 بادشاہ کو غصہ آرہا ہے مطلب میں اپنے صحیح راستے پر ہوں کمال تو  
 ہوں میں"

ہالے کہتے ہوئے اپنے ہاتھ میں فون لہراتے ہوئے اپنی بوس والی  
 کرسی کی طرف بڑھتی ہے۔۔!!"

اب یہ حرکت دوبارہ کرنے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا زارا کل  
نکاح ہے تمہارا مجھے کچھ غلط کرنے پر مت اکساو اپنے ساتھ ورنہ  
میں چھوڑوں گی نہیں"

زارا کا بازوؤں سے پکڑے جھنجھوڑتے ہوئے غصے میں ایک ایک لفظ  
پر زور دیتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

ماما ہم نے نہیں کرنا ہے نکاح ہم نہیں کرنا چاہتے ہیں پلرز ز۔۔!!  
زارا اپنی بازوؤں چھوڑا کر اپنی ماں کا ہاتھ پکڑتے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے۔

کیوں کسی اور سے محبت کرتی ہیں آپ۔۔۔؟؟

منہاد رانی زارا ہے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہیں۔

آپ کو یقین نہیں ہے ہم پر۔؟؟ زارا حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

سوال ہم نے پہلے پوچھا ہے زارا ہمارے سوال کا جواب دو محبت کرتی ہو کسی سے یا نہیں۔۔!!

زارا کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھتی ہیں۔

یاد رکھنا زارا اگر وہ شخص جس سے محبت ہے تمہیں وہ اس

سلطنت کا شخص یا ان سلطانوں میں سے کوئی ہوا تو آپ اپنی ماں

کی شکل آخری مرتبہ آج دیکھ رہی ہیں ہمیں اور افیت مت دینا ان کا نام لے کر۔۔!!

اپنی ماں کی آنکھوں میں سلطانوں کے ذکر سے آتی ہوئی نمی دیکھ  
 کر زار ایک دم خاموش ہو چکی تھی وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں  
 بھینچے اپنے پھٹے ہوئے دل کو ضبط کرنے لگتی ہے اپنی ماں کی بات کا جواب  
 دیے بغیر زار اپنا سر جھکا لیتی ہے۔

تو آپ کو انہیں میں سے کسی ایک شخص سے محبت ہے  
 زار کی خاموشی سے اندازہ لگاتے ہوئے کہتی ہیں اور کہتے ہی اپنے  
 آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے ہنس پڑتی ہیں۔

وہ لوگ آپ کے لیے اپنی ماں سے زیادہ اہم ہو گئے ہیں

آپ کو اپنی ماں کی جان کی فکر بھی نہیں رہی فکر ہے تو صرف اس  
شخص کی جس نے آپ کو کبھی اس سلطنت کا حصہ نہیں سمجھا۔۔۔۔  
۔ منہا و رانی کہتی ہیں اور زار رو پڑتی ہے۔

اما ایسا نہیں ہے پلرز مت کہیں پلرز۔۔۔!! زار روتے ہوئے اپنی ماں  
کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے کہ منہا بیگم اس کی طرف ہاتھ کیے  
زارا کے قدموں کو روک دیتی ہے۔

جو آپ سے آپ کی ماں سے نفرت کرتے ہیں جنہوں نے آپ۔ کی ماں کو  
کبھی اس خاندان کا حصہ نہیں سمجھا ہے آپ ان کی خاطر ہمیں ہر بار تنہا کر جاتی ہیں۔!!

منہا بیگم روتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

مامت روئیں ہماری وجہ سے پلرز مت روئیں ماما۔!!

زارا روتے ہوئے کہتے ہوئے انہیں چپ کروانے کی کوشش کرتی ہے۔

زارا۔۔؟؟ منہا بیگم گہری سانس لیتے ہوئے نام پکارتی ہے جسے سنتے

ہوئے زارا کے قدم رک جاتے ہیں۔

آپ ہماری اکلوتی اولاد ہیں ہمارے جینے کی واحد وجہ آپ کی زندگی

ہم اپنی جیسے نہیں کرنا چاہتے تھے پر شاید آپ ہمیں دوبارہ اس

دلدار کا شکار کرنا چاہتی ہیں جہاں سے ہم ایک بار پہلے بہت مشکل سے نکلے تھے۔



آپ کے لیے آپ کی ماں ضروری نہیں ہمارا کیا ہر فیصلہ آپ کو خود پر  
عذاب لگتا ہے آپ کو لگتا ہے ہم آپ پر اپنی مرضی مسلط کرنا چاہتے  
ہیں تو ایک بات یاد رکھنا ہم ماں ہیں آپ کی زندگی کے لیے آپ کی  
خوشیوں کے لیے ہمیں سب سے لڑنا پڑا ہم لڑ لیں گے مگر ہم آپ سے  
ہی نہیں کر سکتے ہیں۔۔

منہا بیگم کا لہجہ کافی حد تک ٹوٹا ہوا تھا وہ روتے ہوئے کہہ رہی  
تھیں اپنی ماں کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھتے ہوئے زارا کا دل پھٹ کر باہر آنے کو تیار تھا۔  
ماما آپ کیوں رو رہی ہیں پلزمّت روئیں ماما۔!!

زارا کہتے ہوئے پھر اپنی ماں کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہے کہ منہا بیگم  
پھر اسے روک دیتی ہیں۔

آپ کو نہیں کرنی ہے ہماری مرضی سے شادی تو ٹھیک ہے زارا ہم آپ  
کے ساتھ زبردستی نہیں کریں گے آپ کو جو کرنا ہے آپ وہ کریں پر  
ایک بات ذہین نشین کر لیں جس جگہ آج آپ کے بابا ہیں آج کے بعد  
سوچنا ہم بھی وہی ہی ہیں۔۔

منہا بیگم کہتے ہی مڑ کر دروازے کی طرف جانے لگتی ہیں کہ زارا ان  
کا ہاتھ پکڑے انہیں روک دیتی ہیں

زارا کچھ کہنے سے پہلے دروازے  
کی طرف اپنی نم آنکھوں سے دیکھتی ہے جہاں سے صرف آسمان  
نظر آ رہا تھا اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔۔!!"  
ہم کریں گے شادی ماما ہمیں آپ کا ہر فیصلہ قبول ہے ہم۔۔۔  
زارا کے آگے کے لفظ اس کے منہ میں ہی دم توڑ گئے تھے آنکھوں سے  
موٹے موٹے آنسوؤں بہنا جاری ہو گئی تھی زبان نے مزید کچھ کہنے  
سے انکار کر دیا تھا۔  
آپ جھوٹ بول رہی ہیں آپ نہیں کریں گی

آپ سب کے سامنے ہمیں رسوا کریں گے اس وقت کی ذلت سے بہتر  
ہے آپ ابھی انکار کر کے سب ختم کریں۔۔

ہم کریں گے ماما ہمیں خود سے پہلے آپ کی عزت کا خیال ہے ہم آپ  
کو کسی بھی ذلت کا سامنا نہیں کرنے دیں گے

ہم کریں گے نکاح کل ضرور کریں گے آپ فکر مت کریں

عشق محبت کتابی باتیں ہیں یہ صرف لفظ ہے اور کچھ نہیں ہے

سمجھ آگیا ہے مجھے یک طرفہ محبت ہمیشہ یک طرفہ ہی رہتی ہے اس میں سکون

نہیں کوئی خواہش نہیں ہوتی ہے

اور ایسی محبت سے صرف نفرت بھلی ہوتی ہے۔۔  
 زار اپنی ماں کے چہرے کو اپنی نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتی  
 ہے منہا بیگم زارا کی باتیں خاموشی سے سنتے ہوئے وہیل کے لیے خاموش ہو گئی تھیں۔  
 ہم دوبارہ سلطانوں سے کبھی نہیں ملے گئیں آپ فکر مت کریں اب  
 کل نکاح ہے ہمارا تو آپ ایسے تو مت روئیں پلرز  
 ہم کریں گے شادی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔  
 زار اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے اپنی ماں کی طرف بڑھتی ہے  
 ان کے آنسوؤں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔